REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

ٹیلیفون ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱؍

یوم پنجشنبہ
۲۳ ذی الحجہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵ | ۲۷ تبوک ۱۳۳۰ ہش | ۲۷ ستمبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۲۳

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ ستمبر۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا "پہلے سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

—— حضرت ام المؤمنین اطال اللہ بقاء ہا کو ضعف رہتا ہے۔ احباب موصوفہ کو خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

لندن ۲۶ ستمبر۔ برطانیہ نے ایران کو متنبہ کیا ہے کہ برطانی کاریگروں کو ایک ہفتہ کے اندر اندر ایران سے نکالنے کے فیصلہ کے نتائج سنگین ہوں گے۔ برطانی کاریگروں کو یہ ہدایت بھی کی گئی ہے۔ کہ وہ فی الحال وہیں رہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

دل نے ترسد بمہر تو مرا از موت ہم
پائیداری ہا ببین خوش میرم تا پائے دار

راغب اندر رحمتت یا رحمۃ اللہ آمدیم
ایکہ چوں ما بر در تو صد ہزار امیدوار

تیری محبت میں میرا دل موت سے بھی نہیں ڈرتا۔ میری ثابت قدمی دیکھ کہ کس طرح خوش خوش سولی کی طرف جا رہا ہوں اے اللہ کی رحمت ہم تیری رحمت کے امیدوار بن کر تیری طرف آئے ہیں۔ تو وہ ہے کہ ہم جیسے لاکھوں امیدوار تیرے دروازے پر پڑے ہیں۔ (سراج منیر صفحہ)

پاکستان کو مٹانے کیلئے ہندوستان کے جارحانہ پروپیگنڈہ اور ناپاک منصوبوں سے متعلق حکومت پاکستان کا قرطاس ابیض

کراچی ۲۶ ستمبر۔ ہندوستان میں آج کل پاکستان کے وجود کو ختم کرنے کے لئے جو ناپاک منصوبے کئے جا رہے ہیں اور کھلم کھلا جنگ کا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ آج شام مرکزی حکومت نے اس سلسلہ میں ایک قرطاس ابیض جاری کیا ہے۔ جو ۱۴۷ صفحوں پر مشتمل ہے۔ اور جس میں ہندوستانی لیڈروں اور اخباروں کے مذموم بیانات اور خبروں کی اقتباس پیش کی گئی ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ پنڈت نہرو کے تردیدی اعلانات اور دعاوی کے باوجود سارے ہندوستان میں کھلم کھلا جنگ کے نعرے بلند کئے جا رہے ہیں۔ اور تقسیم کو ختم کرنے کے لئے جارحانہ سرگرمیاں زوروں پر ہیں یاد رہے جب سے ہندوستانی فوجیں پاکستانی سرحدوں پر جمع ہوئی ہیں۔ اور پاکستان کی سالمیت کو خطرہ درپیش ہوا ہے حکومت پاکستان کی طرف سے یہ دوسرا قرطاس ابیض جاری ہوا ہے۔

اس قرطاس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کی با اثر سیاسی جماعتوں مثلاً ہندو سبھا۔ جن سنگھ۔ رام راجیہ پریشد فارورڈ بلاک کی طرف سے مسلسل یہ کہا جا رہا ہے کہ جنگ ہو کر رہے گی یہ جماعتیں پاکستان میں اقلیتوں پر مظالم کی جھوٹی کہانیاں گھڑتی ہیں۔ اور پھر ان کی تشہیر کرتی ہیں۔ اور اس طرح نفسیاتی طور پر ہندوستانیوں کو جنگ کیلئے تیار کر رہی ہیں۔ حالانکہ اپریل ۱۹۵۰ء میں جو معاہدہ کیا گیا تھا اس میں کسی ملک کی سالمیت کے خلاف پروپیگنڈہ کرنا اور جنگ کی باتیں کرنا ممنوع قرار دیا گیا تھا۔ اس قرطاس میں پہلی اگست سے گزشتہ ماہ [illegible] تک کے ہندوستانی لیڈروں کے بیان درج ہیں۔ پنڈت نہرو کی بہن مسز پنڈت کی وہ پیشگوئی بھی درج ہے۔ کہ جلد ہی دونوں ملک مل کر ایک قوم بن جائیں گے۔ بتایا گیا ہے کہ حال ہی میں مسٹر ٹنڈن نے کانگرس کے صدر کی حیثیت سے تقسیم کو تباہ کن قرار دے چکے ہیں۔ ۸ ستمبر کو آل انڈیا فارورڈ بلاک نے جو منشور تیار کیا۔ اس میں تہیہ کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان و پاکستان کو ایک کر کے ہی دم لیا جائے گا۔

مغربی بنگال کے لیڈر مسٹر شیاما پرشاد مکرجی نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سارے ہندوستان سے اس بارے میں استصواب کیا جائے۔ جن سنگھ کے نائب صدر نے تقسیم کو ختم کرنے کے ارادہ کا اظہار کیا ہے۔ اور ان سب پر آل انڈیا کانگرس کے جنرل سیکرٹری مسٹر گوتم بھی بیان دے چکے ہیں۔ کہ دونوں ملکوں میں جنگ ہو کر رہے گی۔ اور کہ ہندوستان پاکستان کو ختم کرنے کی پوری تیاری کر چکا ہے۔ اور انبالہ کے ہندو مہا سبھائی لیڈر مسٹر ہنس پال نے حال ہی میں یہ کہا ہے۔ کہ پاکستانی خندقیں نہیں اپنی قبریں کھود رہے ہیں۔ اس کے بعد پرتاپ ملاپ۔ ویر بھارت اور اجیت وغیرہ بھارتی اخبارات کے اداریوں۔ شذروں اور ان تبصروں کے حوالے درج ہیں جن میں پاکستان کے خلاف کھلم کھلا جنگ کا اعلان ہے اور اسے ختم کرنے کے مذموم ارادوں کی ڈینگ ہانکی گئی ہے۔ اور ان نظموں کے بعض اشعار تک دے دیئے گئے ہیں جن میں ہندوستان کے عوام کو جنگ پر اکسایا جا رہا ہے۔ قرطاس ابیض میں خاص طور پر [illegible] ناز کی ایک نظم اور اجیت میں شائع شدہ ایک نظم کے اشعار دیئے گئے ہیں۔

بمبئی میں سخت غذائی قحط کا خطرہ

بمبئی ۲۶ ستمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق صوبہ بمبئی میں شدید غذائی قحط کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اگر آئندہ ۴۸ گھنٹوں کے اندر اندر بارش نہ ہوئی تو اس شدت میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا اس وقت ۲۸ میں سے ۱۵ ضلعے خشک سالی کی لپیٹ میں ہیں وسطی مہاراشٹر اور جنوبی کرناٹک کے علاقے خاص طور پر متاثر ہیں۔ لیکن اس غذائی صورت حال کے باوجود حکومت ہندوستان نقد فصلوں کی پیداوار پر زور دے رہی ہے۔ چنانچہ اس سال پٹ سن کے کاشت کے رقبہ میں ۲ لاکھ ایکڑ کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ گویا بحیثیت مجموعی ۴۸ فی صدی کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

ڈاکٹر کیسکر کا اعتراف جرم

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ آج ہندوستانی پارلیمنٹ میں ہندوستان کے نائب وزیر امور خارجہ ڈاکٹر کیسکر نے اس بات کا اعتراف کیا۔ کہ انہوں نے پچھلے دنوں پاکستان پر جو الزامات لگائے تھے۔ ان کی تصدیق نہیں ہو سکی آپ نے کہا۔ ہندوؤں کے انخلاء۔ پاکستان کی درسی کتب میں ہندوؤں کو اذیت پہنچانے والی تبدیلیوں اور عبادت گاہوں کا احترام نہ ہونے کے متعلق بھی حکومت کو الزامات کی تصدیق نہ ہو سکی۔ لیکن اب مشرقی بنگال سے ہندوؤں کے ترک وطن کرنے کی تعداد میں اضافہ ہو گیا ہے۔ دوسری طرف ریڈیو پاکستان کی ایک اطلاع کے مطابق ان کا کہنا حقائق کے سراسر خلاف ہے کیونکہ ۲۳ اور ۲۴ ستمبر ہی کو ۳۰۰ ہندو مشرقی پاکستان پہنچے

مصدق کی امریکی سفیر سے ملاقات

طہران ۲۶ ستمبر۔ آج ایرانی وزیر اعظم ڈاکٹر مصدق نے امریکی سفیر مقیم ایران مسٹر ہینڈرسن سے ۱½ گھنٹہ تک ملاقات کی اور ان پر زور دیا۔ کہ امریکی حکومت اپنے اثرات استعمال کرے کہ تیل کے تنازعہ میں کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہ ہونے پائے۔

فسطائی ذہنیت کی پردہ پوشی کیلئے

ڈھاکہ ۲۶ ستمبر۔ مشہور آدی باسی لیڈر سوامی کابجگانند نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہندوستانی اکابر نے غیر مذہبیت کا ڈھونگ محض اپنی فسطائی ذہنیت کی پردہ پوشی کے لئے رچا رکھا ہے۔ ورنہ اسی غیر مذہبی حکومت میں اقلیتوں پر زندگی حرام ہے۔ مسلمانوں کی تقسیم کے موقع پر قتل عام کے علاوہ بعد میں بھی اقلیتوں کو مظالم کا نشانہ بنانے کا سلسلہ تا حال جاری ہے۔ اور ان کے ساتھ ہریجنوں اور سکھوں تک کے لئے اس ملک میں رہنا مشکل ہو گیا ہے اور اسی غیر مذہبی حکومت کے اشاروں پر کشمیر میں چالیس لاکھ افراد بس رہے ہیں ۳ میں سے ایک ہزار ۵۰۰ مظلوم مسلم مہاجرین اس کے علاوہ ہیں۔

ڈاکٹر امبیڈکر مستعفی ہو گئے

نئی دہلی ۲۶ ستمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق حکومت ہندوستان میں اچھوتوں کے نمائندہ مسٹر امبیدکر نے استعفیٰ دے دیا ہے۔ آپ عام انتخابات کیلئے شیڈولڈ کاسٹس فیڈریشن کی از سر نو تنظیم کے لئے وزارت سے مستعفی ہوئے ہیں۔ یاد رہے کہ ہندو کوڈ بل پر بحث کے سلسلے میں ہندوستانی پارلیمنٹ کے چند ارکان نے مسٹر امبیدکر کے ہندوؤں کی ذات پات کے سسٹم سے متعلقہ ریمارکس پر احتجاج کیا تھا۔

نزدیک و دور سے — ۲۶ ستمبر

—— کراچی۔ ایک اطلاع کے مطابق حاجیوں کا جہاز محمدی ۵۳۴ حاجیوں کو لیکر ۲۳ کو روانہ ہو جائے گا۔ اور پہلی اکتوبر تک کراچی پہنچ جائے گا۔

—— پشاور۔ سرحد مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس جو بنوں میں یکم اکتوبر کو منعقد ہو رہا تھا اب ۷ اکتوبر تک ملتوی کر دیا گیا ہے۔

—— ٹوکیو۔ جنرل رجوے کے ہیڈ کوارٹر کے اعلان کے مطابق اقوام متحدہ اور کمیونسٹ رابطہ افسروں کی کل پھر ملاقات ہو گی ستح [illegible] شرائط پر کوئی تصفیہ نہیں ہو سکا۔

—— ڈھاکہ۔ آخری اندازہ کے مطابق گزشتہ سال پٹ سن کی پیداوار میں ۵ لاکھ گانٹھوں کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ اضافہ خاص طور پر سلہٹ۔ میمن سنگھ جیسور۔ چاٹگام کے اضلاع میں ہوا ہے۔

—— مظفر آباد۔ آزاد کشمیر لیبر یونین کے صدر نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ آزاد کشمیر کے تینوں ضلعوں میں یونین کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

—— طہران۔ ایک اطلاع کے مطابق آج برطانی سفیر مقیم ایران سر فرانسس شیفرڈ نے ایرانی وزیر خارجہ سے ملاقات کی اور برطانی کاریگروں کو ایک ہفتہ بعد نکال دینے کے احکام کے خلاف احتجاج کیا

٭ جنہیں مغربی بنگال والوں نے وطن چھوڑنے پر مجبور کر رکھا ہے

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۲۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

خدام الاحمدیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع

۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

پورا ایک سال گذرنے کے بعد خدام الاحمدیہ کے پھر ایک بار ایک مقام پر جمع ہونے کے دن قریب آرہے ہیں۔ یہ بابرکت ایام نوجوانوں کے لئے کس قدر مفید ہیں۔ اور ان دنوں میں کیا ہوتا ہے۔ اس کا اصل فائدہ تو انہی کو پہنچتا ہے۔ جو خود اس میں شامل ہوتے ہیں۔ اس لئے جملہ خدام کو اس میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن ہر خادم کا آنا اور اجتماع میں شامل ہونا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے مرکز کی طرف سے ہر مجلس کی نمائندگی لازمی قرار دی گئی ہے۔ ذیل میں اس اجتماع کے متعلق چند ضروری امور بیان کئے جاتے ہیں۔ قائدین مجالس ان کے متعلق ضروری تیاری کرلیں۔ اور جن امور کے متعلق مرکز میں اطلاع دینی ضروری ہے۔ ان کے بارہ میں مرکز میں وقت مقررہ تک اطلاع بھجوا دیں تاکہ مرکز بھی سہولت سے ضروری انتظام کر سکے۔

(۱) **اجتماع میں شمولیت**:۔ ہر خادم کو جو تحریک خدام الاحمدیہ میں دلچسپی رکھتا ہے۔ اپنے قومی اجتماع میں پوری تیاری کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اجتماع میں بتائی ہوئی باتوں کو یاد رکھ کر ان پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۲) **نمائندگان**۔ چونکہ اجتماع کے موقعہ پر ایک مجلس شوریٰ منعقد ہوگی۔ جس میں صرف مجالس کے نمائندگان ہی حصہ لے سکتے ہیں۔ اس لئے ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھیج سکتی ہے۔ نمائندہ کے علاوہ ہر مجلس سے جتنے اراکین چاہیں اجتماع میں شامل ہو کر شوریٰ کی کارروائی بھی سن سکتے ہیں۔ نمائندے منتخب ہوں اور ان کی اطلاع مرکز میں یکم اکتوبر ۵۱ء تک بھجوا دی جائے۔

(۳) **ورزشی مقابلے**:۔ حسب سابق اس سال بھی ورزشی مقابلے کرائے جائیں گے۔ جن میں شمولیت کے لئے ابھی سے خدام کو تیاری کرنی چاہیئے۔ اس سال حسب ذیل کھیلیں ہوں گی۔

اجتماعی مقابلے:۔ کبڈی۔ فٹ بال۔ والی بال رسہ (مشروط)

انفرادی مقابلے:۔ اونچی چھلانگ۔ لمبی چھلانگ۔ ۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ اور ایک میل کی دوڑیں۔ پیغام رسانی۔ گولہ پھینکنا۔ جیولن تھرو۔ ہیمر تھرو۔ اونچی آواز۔ مشاہدہ و معائنہ۔ فاصلہ کا اندازہ۔ حفظ ذہنی۔ سونگھنا اور چکھنا۔ محسوس کرنا۔ بورا دوڑ ہینڈ سٹک کا مظاہرہ۔

صبح کے وقت ورزش ہوا کرے گی۔ جس میں ہر خادم کی شمولیت نہایت ضروری ہوگی۔ اس کے لئے ہر خادم کے پاس نکر۔ بنیان۔ کینوس شوز کا ہونا ضروری ہے جملہ مجالس اجتماعی اور انفرادی کھیلوں میں شامل ہونے والی ٹیموں یا کھلاڑیوں کے نام یکم اکتوبر ۵۱ء تک مرکز میں بھجوا دیں۔ اس مرتبہ عین موقعہ پر نام نہیں لکھے جائیں گے۔ پہلے اطلاع ملنی ضروری ہے۔

(۴) **علمی مقابلے**:۔ حفظ قرآن۔ مطالعہ احادیث مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ مطالعہ کتب سلسلہ۔ عام دینی معلومات۔ تقریری اور تحریری مقابلے ہوں گے۔ تقریریں حسب ذیل مضامین میں سے کسی ایک پر ہوں گی۔

(۱) ہستی باری تعالیٰ (۲) خاتم النبیین۔ (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا میں آکر کیا کیا۔ (۴) ملائکہ (۵) مجلس خدام الاحمدیہ۔ (۶) اشتراکیت۔

تحریری مقابلے کے لئے مندرجہ ذیل عنوان مقرر کئے گئے ہیں۔

(۱) رحمۃ للعالمین (۲) قرآن کریم معجزانہ کلام ہے (۳) دعا (۴) حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود (۵) کشمیر پاکستان کا لازمی حصہ ہے (۶) ہماری ہجرت (۷) دوستوں کی مجلس کا اثر انسان پر۔ (۸) اسلام کا اقتصادی نظام۔

تقریری اور تحریری مضامین پر لکھنے اور بولنے والے خدام اپنے اپنے مضامین ابھی سے تیار کرنے شروع کر دیں۔ اس کے لئے دوسروں سے مشورہ لیں۔ ان سے دلائل پوچھیں۔ دیگر ضروری کتب سے حوالہ جات حاصل کریں۔ غرض اپنے مضامین اچھی طرح تیار کریں۔ تا اچھے مقرر اور اچھے مضمون نگار پیدا ہوں۔ ان مقابلوں کے لئے کافی وقت دیا جائیگا۔

علمی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کے نام یکم اکتوبر تک آنے ضروری ہیں۔

(۵) **بجٹ ۵۱-۵۲ء**۔ خدام الاحمدیہ کے آمد و خرچ کا بجٹ شوریٰ میں پیش ہوتا ہے۔ چونکہ مجلس کا سال ختم ہونے سے قبل اور کوئی شوریٰ کے انعقاد کا امکان نہیں۔ اس لئے ۵۲-۵۳ء کا بجٹ اسی اجتماع پر پیش ہوگا۔ مرکز سے تشخیص آمد کے فارم مجالس کو ماہ مئی ۵۱ء میں بھجوا دیئے گئے تھے۔ لیکن ابھی تک صرف ۲۰ مجالس نے یہ فارم پُر کرکے بھجوا دیئے ہیں۔ جب تک مجالس کی طرف سے صحیح آمد کا پتہ نہ لگے گا۔ اس وقت تک خرچ کا بجٹ بنانا مشکل ہے۔ اس بارہ میں مزید تاکید ہے۔ کہ براہ کرم بجٹ فارم پُر کرکے جلد تر بھجوا دیں۔

(۶) **چندہ سالانہ اجتماع**۔ چندہ سالانہ اجتماع کا مرکز میں پوری شرح کے ساتھ بروقت پہنچنا ضروری ہے۔ اگر قائدین شروع سال سے بالاقساط چندہ کی وصولی کی کوشش کرتے تو اس وقت تک ساری وصولی ختم ہو جاتی۔ اب بھی وقت ہے ابھی سے پوری تندہی سے اس طرف توجہ کرنی ضروری ہے۔ ورنہ عین وقت پر بہت مشکل پیش آئے گی۔

پس اس بارہ میں ابھی سے خاص کوشش کریں۔ اشیاء کی قیمتیں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے ابھی سے ضروری سامان خریدنا چاہیئے تا چیزیں سستی اور اچھی مل سکیں۔

چندہ سالانہ اجتماع وصول کرکے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں یہ چندہ ہر خادم کے ذمہ ہے خواہ اجتماع میں شریک ہو یا نہ ہو۔

(۷) **خادم کا سامان**:۔ ہر خادم کے پاس مندرجہ ذیل سامان ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔

ایک تھیلا جس میں ایک سیر بھنے ہوئے چنے ہوں۔ ایک پٹی دو گز لمبی۔ چار انچ چوڑی۔ سوتی رسی ۴۰ فٹ۔ ایک مگ یا گلاس۔ ایک پلیٹ۔ سوئی دھاگہ۔ چاقو۔ دیاسلائی۔ ایک موٹی چھڑی۔ ٹارچ اور غلیل۔

قائدین خدام الاحمدیہ:۔ سالانہ اجتماع کے متعلق ضروری امور آپ کی اطلاع کیلئے درج کئے گئے ہیں۔ ان پر پوری طرح عمل کرکے اجتماع کو کامیاب بنانا آپ کا کام ہے۔ آپ خود اپنا فرض ادا کریں اور مرکز کو بھی اس قابل بنائیں کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو صحیح رنگ میں ادا کر سکے۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

چندہ سالانہ اجتماع ۱۹۵۱ء

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ربوہ میں ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر کو منعقد ہوگا۔ جس کے لئے انتظامات شروع ہیں۔ چونکہ رقم کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے جملہ مجالس کی خدمت میں درخواست ہے کہ سالانہ اجتماع کا جس قدر چندہ جمع ہو چکا ہے وہ بلا تاخیر ارسال فرمائیں۔ اور جن خدام نے ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا ان سے وصول کرکے اس کے بعد دوسری قسط اجتماع سے قبل جس قدر جلد ممکن ہو سکے ارسال فرمائیں۔ قاعدہ کے مطابق ہر خادم سے خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو یا نہ ہو یہ چندہ وصول کرنا ضروری ہے۔

مہتمم مال مرکزیہ

(بقیہ لیڈر صــ۳)

ایک جنون ہے جو اس کو لئے جا رہا ہے۔ اور پھر ایک صحرا میں جہاں نہ روئیدگی ہے۔ اور نہ پانی نہ کوئی اور زیست کا سامان دھرنا مار کر بیٹھ جاتا ہے آج وہ مقام اجمیر شریف کہلاتا ہے۔ بڑے بڑے نواب۔ مہاراجے شہنشاہ پاپیادہ چل کر اس در کی خاک اپنے سر پر ملنے کے لئے آتے ہیں کیوں؟

اس لئے کہ وہ اسلام کا روحانی بیج بکھیرنے کے لئے نکلا تھا۔ اس کو کسی سامان کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ اس کی ہر سانس میں ہزاروں سامان تھے جو اس کو اپنے کام کے لئے درکار تھے۔ اس کے جسم کی رگ رگ اس کی سواری بن چکی تھی۔ اس کو دنیا کے ذرائع و وسائل کی کیا پرواہ تھی؟ وہ کفرستان میں ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے اپنا وطن اپنے عزیز اپنے خویش و اقارب چھوڑ کر نکلا تھا۔ اس نے وہ انقلاب پیدا کیا اور ضرور کیا اجمیر کیا ہندوستان کا ذرہ ذرہ اس کا گواہ ہے۔

اے احمدی نوجوان آج تجھ کو بھی دعوےٰ ہے کہ تو دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرکے چھوڑیگا بے شک تیرا کام بڑا جان جوکھوں کا کام ہے۔ مگر حضرت معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ سے زیادہ جان جوکھوں کا کام نہیں ہے۔ وہ یکہ و تنہا گھر سے نکلا تھا۔ مگر تیرے پیچھے خدا تعالےٰ کے فضل سے مسیح موعود علیہ السلام کی مخلص جماعت ہے۔

بے شک تیری قربانی عظیم ہے اس زمانے کے لحاظ سے سازوسامان میں تیری حالت آج سے ہزار سال پہلے کے اسلامی درویش سے کسی طرح بہتر نہیں ہے۔ بے شک آج جہاد کبیر کی نوعیت دوسری ہو گئی ہے۔ اور تیری مشکلات کچھ کم نہیں ہیں۔ مگر یہ بھی تو خیال کر تیرا مقصد کتنا عظیم کتنا مقدس اور کتنا قرب الٰہی پانے والا ہے۔ تیری قربانیوں کا ثمر کتنا لذیذ ہے:

روزنامہ — الفضل — لاہور

۲۷ ستمبر ۱۹۵۱ء

دنیا صرف عظیم روحانی انقلاب سے بچ سکتی ہے

(۲)

آج دنیا محض مادی ترقیوں اور صرف عقل کی راہنمائی سے جن مصائب میں گھر گئی ہے ان سے چھٹکارا جیسا کہ ہم نے کل عرض کیا تھا سوائے روحانی انقلاب کے نہیں ہو سکتا اور یہ روحانی انقلاب بغیر اسلام کے رونما نہیں ہو سکتا۔ اور بغیر ان طریقوں کے جو قرآن کریم کی نشاندہی اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں اس زمانے کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائے ہیں۔ کوئی یہ انقلاب عظیم تکمیل کو نہیں پہونچا سکتا۔

اسلام صرف نظریوں کا مجموعہ نہیں ہے اور نہ ایسے اعمال کا مجموعہ ہے۔ جس طرح کے اعمال بت پرست اقوام محض اپنے خداوندوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے بجا لاتی ہیں۔ اسلام میں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم بت پرستوں کی طرح ناچ ناچ کر یا راگ رنگ کی محفلیں جما کر سرمستیاں کریں یا خانقاہوں پر چڑھاوے چڑھا چڑھا کر پاک اور زندہ مُردوں کی استمداد سے دنیاوی اقبال اور حصول دولت وغیرہ اغراض کے لئے ہیں۔ بلکہ اسلام میں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا مطلب یہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق اپنی زندگیاں بسر کریں۔ اور اس کے فرستادہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کریں۔ پھر اسلام میں اللہ تعالےٰ کی خوشنودی کا یہ مطلب ہے کہ ہم اس کا پیغام تمام بنی نوع انسان تک پہونچائیں۔ اور ہر ملک میں اس کے نام کی شمعیں روشن کریں۔

آج دنیا ایک بڑے شہر کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ جس میں مختلف ممالک محلوں اور کوچوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ بے شک ہر ملک کا جغرافیہ اور ہر ملک کے رہنے والوں کے طور و طریق ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ مگر یہ تفرقہ جتنا پہلے تھا اب اتنا نہیں رہا۔ آج رسل و رسائل اور مواصلات کے وسائل کی کثرت نے مشرق کو مغرب اور شمال کو جنوب سے اتنا قریب کر دیا ہے۔ کہ پہلے انسان جتنے عرصہ میں مثلاً ۲۰ میل کے فاصلہ پر کسی قصبہ یا شہر میں پہونچتا تھا اب اتنے بلکہ اس سے بھی کم عرصہ میں ہزاروں میلوں کے فاصلے طے کر لیتا ہے۔ پہلے جو چیز ہم اپنے ہمسایہ یا قصبہ یا شہر میں یا ملک میں نہیں بیچا سکتے تھے۔ اور تجارت صرف منچلے سوداگر ہی کر سکتے تھے آج زمین کے ایک کنارے کی پیداوار دوسرے کنارے پر اس طرح پہونچائی جا سکتی ہے کہ کوئی خیال بھی نہیں کر سکتا۔ کہ یہ چیز ہمارے ملک میں پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ باہر سے لائی گئی ہے۔

اگر آج سے قبل دو چار صدی کا انسان لاہور جیسے شہر میں وارد ہو جائے۔ تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جائے گا۔ کہ امریکہ اور انگلستان کا مال گلی کوچوں میں اس طرح فروخت ہو رہا ہے۔ کہ گویا ابھی ابھی لاہور ہی کے کسی کارخانہ سے تیار ہو کر آیا ہے۔ پھر سبزیوں اور پھلوں کی دکانوں پر وہ ہر موسم کی سبزیاں اور پھل دیکھے گا۔ کجا وہ زمانہ کہ بیمار کے لئے ایک دانہ انار کے لئے بادشاہ اور امراء قندھار تک قافلے بھیجا کرتے تھے۔ آج لاہور شہر کا ایک غریب مزدور چند آنوں سے بہترین انار خرید سکتا ہے۔ بہترین سیبوں کے لئے کشمیر میں مہیں بھیجنے کی ضرورت اب نہیں۔ اسی طرح اور غیر ملکی پھلوں کا حال ہے سنگاپور کے اناناس اور شام کے مالٹے۔ یہاں لاہور میں بیٹھے خرید لو۔ بے موسم پھل اور سبزیاں آپ کو یہیں دستیاب ہو سکتی ہیں۔ کولڈ سٹوریج آپ کے لئے ہر چیز ہر وقت مہیا کر سکتے ہیں۔

چند دن ہوئے ہم نے انگریزی میں ایک مضمون پڑھا تھا۔ جس میں صاحب مضمون نے لکھا تھا کہ بعض اشیائے جو انگلستان فرانس یا اٹلی میں بنتی ہیں۔ خود ان ممالک میں بمشکل گراں قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہے۔ مگر یہی اشیاء غیر ممالک میں بکثرت اور سستی مل جاتی ہیں۔

پھر آپ چاہیں، تو چند دنوں میں ساری زمین کے گرد طواف کر سکتے ہیں۔ سمندروں میں کشتیاں دوڑاتے پھرائیے۔ آسمان کی فضا میں پرواز کریں۔ جس ملک میں چاہیں اتر پڑیں۔ چند گھڑیاں وہاں رہ کر آگے دوسرے ملک میں پہنچ جائیں۔

آج دنیا انسان کی مادی ترقیوں کی وجہ سے کتنی چھوٹی ہو گئی ہے۔ بے شک یہ سب مجرد عقل کے کارنامے ہیں۔ لیکن یہ مادی ترقیاں اتفاقی نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی اس وسیع سکیم کا جزو ہیں جو اس نے انسان کی فلاح کے لئے اول روز سے وضع کر رکھی ہے۔ آپ دنیا کی تاریخ پر نظر ڈالیں۔ تو آپ کو معلوم ہو گا کہ مادی اور روحانی دور یکے بعد دیگرے ایک تسلسل کے ساتھ دنیا میں چلے جاتے ہیں۔ ایک زمانہ ایسا آتا ہے۔ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا صرف دنیا ہی میں غرق ہو گئی ہے۔ اور اپنے بنانے والی قادر مطلق ہستی خدا تعالےٰ کی یاد بالکل محو کر بیٹھی ہے۔ بحر و بر فساد سے بھر گئے ہیں۔ ہر قسم کی بداخلاقیاں۔ چوری۔ زنا۔ عیاشیاں ہو رہی ہیں۔ یہ دور عموماً انسان کی مادی ترقی کا دور ہوتا ہے۔ مادی اثرات انسان کی طبیعت پر چھا جاتے ہیں۔ اور اس کی اخلاقی حس پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ وہ اپنی عقل کے کارناموں میں ایسا محو ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو اپنے سوا کچھ یاد نہیں رہتا۔ وہ اپنی کامیابیوں کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اور ان پر فخر کرنے لگتا ہے۔ جس کا نتیجہ آخر یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ خود پرست ہو جاتا ہے۔ دون کی لینے لگتا ہے۔ اس کے دماغ میں شدادیت۔ نمرودیت اور فرعونیت پیدا ہو جاتی ہے۔

انسان کی یہ حالت دیکھ کر زمین اور آسمان کانپ اٹھتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالےٰ اپنی سکیم کے مطابق اپنے فرشتوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ جاؤ اس بیوقوف انسان کو اپنی دانشمندی کے پھندوں سے رہا کرو۔ ایک عظیم روحانی انقلاب پیدا کرو۔ مردہ روحوں کو از سر نو زندگی عطا کرو۔ مگر اے میرے فرشتو ٹھہرو یہ کام تم نہیں کر سکتے۔ انسان تم کو دیکھ نہیں سکتا۔ جاؤ اور ہمارا پیغام فلاں شخص کو پہونچاؤ۔ تا کہ اس کے ذریعہ ہمارا پیغام دوسرے انسانوں تک پہونچ جائے۔ تم اس کی ہر طرح مدد کرو۔ یہ بڑا انقلاب ہونے والا ہے جو انسان کی خود پرستی اور ہمارے پیغام میں عظیم تصادم کے سوا نہیں ہو سکتا۔ ہمارے بندے کے راستہ میں ہزاروں روکاٹیں پیدا کی جائیں گی۔ مگر وہ ان سب پر فتح پائیگا اور آخر میں ہمارا پیغام ہر جگہ پھیل جائے گا۔ اور روحانی انقلاب برپا ہو گا۔ جس سے انسان پھر جادۂ مستقیم پر گامزن ہو جائے گا۔ ہم نے روز ازل سے یہ فیصلہ کر دیا ہوا ہے۔ کہ

هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔

ہماری غرض انسان کے ممکنات کو بتدریج نمایاں کرنا ہے۔ ہم ایک عرصہ کے لئے اس کو کھلا چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ فطری ممکنات کو حتی الوسع نشوونما دے لے۔ اور اپنی عقل کے ہر گوشہ کو ٹٹول لے۔ اور اپنے گرد کی کائنات کو حتی الوسع تسخیر کرے۔ مگر چونکہ وہ تعینات کی دنیا میں پیدا کی گئی ہے۔ اس لئے اس کے قوٰے محدود ہیں۔ وہ تمام حقیقت کو اپنے اس ابتدائی دور میں نہیں پا سکتا۔ اس لئے وہ بھٹک جاتا ہے۔ اور جب وہ اپنی گمراہی کی وجہ سے تباہی کے بالکل قریب پہونچ جاتا ہے۔ تو ہم پھر روحانی دور کے آغاز کا اہتمام کرتے ہیں۔ تا کہ جس قدر مادی اور عقلی ارتقاء اس نے حاصل کیا ہے۔ اس کو سمیٹ سکے۔ اور اپنی تمام مادی ترقیوں میں اس حقیقت کی جھلک کا ملاحظہ کرے۔ جو اس کی فطرت کی گہرائیوں میں پوشیدہ ہے۔ اور وہ اپنی مادی ترقیوں پر صبغۃ اللہ پھیر دے۔ اور وہ ہمارے اور بھی نزدیک ہو جائے۔

یہ بار بار ہوتا ہے۔ مادی دور کے بعد روحانی دور آتا ہے۔ اور روحانی دور کے بعد پھر مادی دور آ جاتا ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ ابتدائے آفرینش سے چلا آیا ہے۔ اگرچہ مادی دور میں انسان اپنے پیدا کرنے والے کو فراموش کر دیتا ہے۔ مگر گزشتہ روحانی دور میں جو روحانی اصول قائم ہوتے ہیں۔ وہ مادی دور میں بھی انسانی فطرت میں گندھے رہتے ہیں۔ اگرچہ ان کی شکل و صورت کسی قدر بدل جاتی ہے۔ مادی دور کا انسان ان اصولوں کو اپنی فطرت سے مٹا نہیں سکتا۔ مگر ان کی ابتدا کو بھول جاتا ہے۔ ان کا منبع اللہ تعالےٰ کو نہیں بلکہ اپنی عقل کو سمجھنے لگتا ہے۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسلام کے وہ اصول جو اللہ تعالےٰ نے اپنی آخری کتاب اور اپنے رسول کے ذریعہ جو خاتم النبیین ہے۔ اور جس پر تمام نبوتوں کا اختتام ہو چکا ہے دنیا میں قائم کئے ہیں۔ اس مادی دور کے عقل مند ان کو نادانستہ اپناتے جا رہے ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ان کے اصل منبع کو پہچانیں ان کو اپنی دانشمندی کا نتیجہ خیال کرتے ہیں۔

ہر روحانی دور کے آدم کا کام اور نہایت مشکل کام یہی ہوتا ہے۔ کہ وہ مادی دور کے انسانوں کو روحانی دور کے اصولوں کے منبع کی طرف لے جائے جن کو انہوں نے اپنی عقلوں کی پیداوار سمجھ کر اپنایا ہوتا ہے۔ پہلے روحانی دوروں میں یہ کام نہایت مشکل تھا۔ مگر چونکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں وعدہ فرمایا ہے۔ کہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون۔

آج یہ جہاں نما آئینہ قرآن کریم کی صورت میں ہمارے پاس صحیح و سالم موجود ہے۔ اور اس لئے ہمارے لئے بہت آسان ہو گیا ہے کہ ہم اس مادی دور کے انسانوں کو اصل منبع کی طرف متوجہ کر سکیں۔ پھر دنیا اتنی چھوٹی ہو گئی ہے۔ کہ آج اگر تمام مسلمان اپنا فرض پہچان لیں تو چند سالوں میں دنیا میں وہ عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ جو یقیناً جلد یا بدیر پیدا ہو کر رہے گا۔

ذرا خیال فرمایئے آج سے ہزار سال پہلے اسلام کی تبلیغ کے راستہ میں ذرائع و وسائل کی کتنی مشکلات حائل تھیں۔ مگر ایک شخص ایران کے مغربی کنارے سے چلتا ہے۔ اور اجمیر کے صحرا میں ڈیرا ڈال دیتا ہے۔ اس کے پاس نہ مال ہے نہ منال نہ فوج ہے نہ لشکر۔ نہ بڑے بڑے سامانوں سے صندوق بھرے ہوئے ہیں نہ سواری ہے پا پیادہ ایک گدڑی اٹھائے ہوئے دریا پہاڑ جنگل اور صحرا طے کرتا چلا جاتا ہے

(باقی دیکھیے صفحہ ۲ پر)

فکر و نظر

(خورشید احمد)

....یہ اندازِ گفتگو کیا ہے؟

قارئین "الفضل" ایک گذشتہ مقالہ افتتاحیہ میں "پیغام صلح" کے اُس مضمون کا ذکر پڑھ چکے ہیں۔ جو "افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس لاہور" کی رشحات قلم کا نتیجہ ہے

اس مضمون کے طرزِ تحریر اور لب و لہجہ کا ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔ ارشاد ہوتا ہے:-

"قادیانیت کے داخلی مسائل قادیانیت کی لاش کے ساتھ چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ ہم نے اگر اس عفونت زدہ لاش پر سے پردہ اٹھایا۔ تو ساری دنیا تعفن۔ سرانڈ اور غلاظت سے بھر جائے گی۔"

کیا یہ الفاظ ایک ایسی انجمن کے "افسر اخبارات" کو زیب دیتے ہیں۔ جو دنیا میں اسلامی تعلیم اور اسلامی اخلاق قائم کرنے کی دعویدار ہے؟ کیا اپنی "دردمندانہ اپیل" کو "قادیانیت کی لاش"۔ "عفونت"۔ "تعفن"۔ "سرانڈ" اور "غلاظت" ایسے الفاظ (جو شاید ان کے اپنے ہی اندرونہ کا پتہ دیتے ہیں) استعمال کئے بغیر مکمل نہیں کیا جا سکتا تھا؟

فریق لاہور کی نئی پود تو احمدیت کی حقیقی تعلیم سے بہت دور ہو چکی ہے۔ لیکن وہ دوست جنہوں نے ابتدائی زمانہ کا کچھ رنگ دیکھا ہے۔ وہی غور فرمائیں۔ کہ کیا یہ الفاظ ایک ایسی پارٹی کے اخبار کو زیب دیتے ہیں۔ جو آج بھی ایک حد تک اس عظیم الشان بزرگ ہستی سے وابستگی کا دم بھرتی ہے جسکی ہمیشہ یہ نصیحت رہی کہ:-

"وہ آدمی اچھا نہیں۔ جس کی زبان بے باکی کے ساتھ تیز چلتی ہے۔ جس طرح کہ پل ٹوٹ جاتا ہے۔ دیندار کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ سے خوف کرے......... اگر تمہارے نفسانی جوش غالب رہیں۔ اور تم بھی دوسروں کی مانند بدزبانی کرو۔ اور یہی خواہش کرو۔ کہ ہمارے ارادے پورے ہو جائیں۔ تو پھر تم میں اور دوسروں میں کیا فرق ہوگا......... یاد رکھو جو کچھ میں نے کہا ہے جو اس پر عمل نہ کرے۔ وہ میری جماعت میں نہیں۔" (تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء بدر ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

"حریت پسندوں" کی "پیر پرستی"؟

"افسر اخبارات" اپنے اسی مضمون میں "الفضل کے معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے" لکھتے ہیں:-

"ہمارے ہاں ہر قومی معاملہ کا آخری فیصلہ انجمن کرتی ہے۔ جو خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے۔"

پھر اپنی جمہوریت اور حریت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمارا جو بھی اختلاف ہے۔ وہ بالکل جزوی اور دستوری ہے۔ اور جماعت احمدیہ لاہور کی عظمت اور زندگی کی دلیل ہے جس کی عظمت کا اندازہ کوئی حریت پسند اور اسلامی روایات کی روح کو سمجھنے والا ہی کر سکتا ہے۔ کوئی آدم پرست پیر پرست اور غلامانہ ذہنیت رکھنے والا شخص نہیں کر سکتا۔"

گویا ہم عاجز تو آدم پرست۔ پیر پرست اور غلامانہ ذہنیت رکھنے والے ہیں۔ کیونکہ ہم ایک واجب الاطاعت امام کے پیرو ہیں۔ اور غیر مبایعین بڑے "حریت پسند" اور جمہوریت نواز ٹھیرے جو ہر امر کا فیصلہ انجمن کی کثرت رائے سے کراتے ہیں۔ لیکن کیا ارشاد فرمائیں گے جناب "افسر صاحب اخبارات" اپنے اسی حریت پسند اخبار پیغام صلح کے متعلق جس میں کچھ عرصہ قبل یہ تلقین کی جا چکی ہے۔ کہ

"یہ ترقی تبھی ممکن ہے۔ جبکہ ایک واجب الاطاعت امیر کے ہاتھ میں اس کی باگ ڈور ہو۔ تمام افراد اس کے اشارے پر حرکت کریں۔ سب کی نگاہیں اس کے ہونٹوں کی جنبش پر ہوں۔ جونہی اسکی زبان فیض ترجمان سے کوئی حکم مترشح ہو۔ سب بلا چون و چرا اس پر عمل پیرا ہوں۔ کیونکہ عمل میں حجت و تکرار سم قاتل ہے۔ بظاہر ایسے امیر کو تسلیم کرنا طبع کو ناگوار گزرتا ہے۔ خود سر افراد ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ کہ اس میں پیر پرستی اور شخصی غلامی کا رنگ جھلکتا ہے۔ مگر یہ قلت تدبر اور کوتاہ بینی کا نتیجہ ہے۔" (پیغام صلح ۲ فروری ۱۹۳۷ء)

لیجئے اب تو خود پیغام صلح نے ہی فیصلہ دے دیا۔ کہ اگر "افسر اخبارات احمدیہ بلڈنگس لاہور" ایک "واجب الاطاعت امیر" کی پیروی کرنے کو "پیر پرستی" اور "غلامانہ ذہنیت" قرار دیتے ہیں۔ اور اس پر پیغام صلح ہی کے صفحات میں "ناک بھوں چڑھاتے ہیں" تو یہ ان کی "قلت تدبر" اور "کوتاہ بینی" اور "خودسری" ہے۔ حق یہی ہے کہ ترقی کی راہ وہی ہے۔ جس پر جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے گامزن ہے۔ یہی "اسلامی روایات کی روح" ہے۔ جس کی تائید کرنے پر کبھی کبھی بڑے بڑے حریت پسندوں کی فطرت بھی مجبور ہو جاتی ہے۔ اسے ہی کہتے ہیں۔ ع

جادو وہ جو سر چڑھ بولے

"الاعتصام" کا ایک قابل قدر نکتہ

"الاعتصام" گوجرانوالہ نے یہ قابل قدر نکتہ بیان کیا ہے:-

"صوفیا کے اقوال پیش کرنے سے پہلے یہ نکتہ ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کی اپنی اصطلاحیں ہیں۔ جو دیگر علماء و فقہاء سے الگ ہیں۔ اسی لئے یہ جب نبوت یا احوال نبوت پر گفتگو کرتے ہیں۔ تو اس سے مراد وہی نبوت ہونا چاہیئے۔ جس کا ان کی کتابوں میں تذکرہ ہے اور جو ان کی اصطلاح ہے۔"

(الاعتصام ۱۵ دسمبر ۱۹۵۰ء)

یہ نکتہ فی الحقیقت اس قابل ہے۔ کہ مذہبی امور میں اسے ہر لمحہ پیش نظر رکھا جائے۔ کیونکہ واقعی یہ امر اخلاق اور دیانت کے منافی ہے۔ کہ زید ایک لفظ کا جو مفہوم سمجھتا اور بیان کرتا ہے۔ ہم اسے تو ملحوظ نہ رکھیں۔ اور اس لفظ کے وہ معنی اسکی طرف منسوب کریں۔ جو ہرگز اس نے بیان نہیں کئے۔

ماضی میں اس نکتہ کو فراموش کر دینے کی وجہ سے خطرناک فتنے امت میں پیدا ہوئے۔ بڑے بڑے جلیل القدر بزرگوں کے خلاف کفر۔ ارتداد اور قتل تک کے فتوے محض اس وجہ سے لگا دیئے گئے۔ کہ ان کی بیان کردہ بات کو نہ سمجھا گیا۔ اور ان کے اقوال کو وہ مفہوم پہنا دیا گیا۔ جو ہرگز ان کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا — اور آج بھی تو یہی ہو رہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غیر تشریعی امتی نبوت اور جہاد وغیرہ اصطلاحات کو جن معنوں میں استعمال فرمایا۔ اور اپنی تصنیفات میں کھول کھول کر ان کا جو مفہوم بیان کیا۔ اسے تو چھوا تک نہیں جاتا۔ اور شور مچا دیا جاتا ہے کہ دیکھو غضب ہو گیا! حضرت مرزا صاحب نے اسلام کو قرآن کو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی نبوت کو منسوخ کر دیا۔ نئی نبوت قائم کر دی۔ اور جہاد کو منسوخ کر ڈالا! (نعوذ باللہ من ذالک) معزز معاصر "الاعتصام" اور اسی طرح دیگر معاصرین سے جو وقتاً فوقتاً احمدیت کے متعلق اظہار خیال فرماتے رہتے ہیں۔ ہمیں یہی شکوہ رہتا ہے۔ کہ وہ مختلف موضوعات پر خامہ فرسائی کرتے ہوئے بڑے بڑے قابل قدر نکتے بیان فرماتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ جماعت احمدیہ اور اس کے بزرگوں کے متعلق قلم اٹھاتے وقت وہ اکثر ان نکتوں کو فراموش کر جاتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام صنعتی نمائش

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صنعتی نمائش زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ لگائی جائے گی۔ تمام بیرونی لجنات سے گذارش ہے۔ کہ سرگرمی سے اس میں حصہ لیں۔ ہر قسم کی سلائی کڑھائی اور اونی کام کی چیزیں تیار کروائیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات مفید رہے گی۔ کہ اگر ہو سکے۔ تو ممبرات سے قرضہ حسنہ کے طور پر کچھ رقوم لے لی جائیں۔ اور چیزیں تیار کروالی جائیں۔ بعد میں یہ چیزیں فروخت ہونے پر ان کو واپس کر دی جائیں۔ اس طریقہ پر ایک وسیع پیمانے پر چیزیں تیار ہو سکیں گی۔

(منتظمہ نمائش لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

لجنات اماء اللہ توجہ کریں

لجنہ اماء اللہ کا دفتر شاندار پیمانہ پر تعمیر ہو رہا ہے۔ اس وقت تک اس مقصد کے لئے جسقدر رقم جمع ہوئی تھی۔ وہ سب ختم ہو چکی ہے۔ اور مزید تیس ہزار روپے کی تعمیر کی تکمیل کے لئے ضرورت ہے۔ جس کے جمع کرنے کی اجازت نظارت بیت المال سے لے لی گئی ہے۔ رقم تقسیم کر کے تمام لجنات پر پھیلا دی گئی ہے۔ لیکن اس وقت تک باوجود بار بار اعلان کرنے کے بہت کم لجنات نے اس طرف توجہ دی ہے۔ تمام لجنات کی عہدہ داروں کو چاہیئے کہ مستورات کے سامنے اس چندہ کی اہمیت کو بیان کریں۔ اور جلد از جلد مقررہ رقم کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ جہاں لجنات قائم نہیں۔ وہاں کی مستورات کو چاہیئے کہ براہ راست مرکز میں اپنا چندہ بھجوا دیں۔ اگر جلد از جلد رقم جمع نہ کی گئی۔ تو ڈر ہے۔ کہ عمارت کا کام بند نہ کرنا پڑے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

زندہ ایمان کی نعمت

از مکرم عبد الجبار صاحب شکیب - بوجیوالہ - جھنگ گھمیانہ

(۲)

دعا کی قدر و قیمت سے ہمیں خدا تعالیٰ کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آگاہ فرمایا۔ جو آج اسلام کے جرنیل ہیں اور معرکہ حق و باطل میں حق کی فتح جس کے مقدس ہاتھوں سے مقدر ہو چکی ہے۔ دنیا کی آنکھوں سے یہ روحانی حربہ پوشیدہ ہے۔ وہ اس کے حیرت انگیز اور خفیہ عمل کو نہیں جانتی وہ اس کے خوارق عادت اثرات کو نہیں دیکھ سکتی۔ دعا ہی تو ہے جو ہماری حیرت انگیز کامیابی کا باعث ہے ورنہ ہم کیا ہیں اور ہماری بساط کیا ہے ہم میں کمزوریاں ہیں کوتاہیاں ہیں۔ ہماری کوشش ہمارے عظیم الشان مقصد کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ مگر ہم جب اپنی خطاؤں کا اعتراف کرتے ہوئے عاجزانہ دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کو مدد کے لئے پکارتے ہیں تو وہ ہماری حقیر کوششوں کو قبول کر کے ہمارا دامن کامیابی کے اثمار سے بھر دیتا ہے۔ جب ہماری راہ میں کوئی ایسا پتھر حائل ہو جاتا ہے جو ہم سب کے زور لگانے کے باوجود اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا تو دعا ہمارے آڑے آتی ہے۔ ہمارا خدا خود اپنے ہاتھ سے اس پتھر کو ہٹا دیتا ہے۔ جب دشمن اپنے شور و شر میں حد سے گذر جاتا ہے۔ اس کے ظلم کی انتہا ہو جاتی ہے تو مضطرب دلوں کی دعا فغان نیم شبی کی صورت میں عرش الٰہی تک پہنچتی ہے اور وہاں سے نامعلوم بلاؤں میں تبدیل ہو کر دشمن پر نازل ہوتی ہیں۔ دعا ایک کلید ہے جس سے فتوحات کے وہ باب وا ہوتے ہیں جو اور کسی طور سے نہیں کھلتے۔ مختصر یہ کہ دعا میں وہ کرامت ہے کہ ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے۔

خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اسلام کو دوبارہ زندہ کریگا۔ آج وہ اپنے وعدہ کو پورا کرنا چاہتا ہے اس نے اس کے لئے سب سامان خود ہی پیدا کر دیئے ہیں۔ جہاں اس نے اس غرض کیلئے اپنے برگزیدہ کو بھیجا ہے۔ اسے ان ہتھیاروں سے مسلح بھی کیا ہے جس سے باطل کو تہس نہس کیا جا سکے بے شک یہ ہتھیار جو خدا تعالیٰ نے احمدیت کو عطا کئے ہیں اس کے لئے کافی ہیں۔ دشمن اگر احمدیت کو کمزور سمجھتا ہے تو وہ معذور ہے۔ کیونکہ اس کے خیال میں قوت سے مراد صرف مادی قوت ہے۔ اور ساز و سامان سے مراد صرف دنیاوی ساز و سامان ہے۔ اس نے عالم روحانی کی سیر ہی نہیں کی۔ اس کے سامانوں کو نہیں دیکھا آج احمدیت کے خلاف دشمن نے نئے سرے سے محاذ قائم کیا ہے۔ وہ اپنے شکست خوردہ جتھوں کو پھر میدان میں لایا ہے اور اپنی تمام فتنہ سامانیوں کے ساتھ اس امن پسند جماعت پر ٹوٹ پڑا ہے۔ حکومتوں کو ہم سے بدظن کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے عوام کو گمراہ کر کے ان کے جذبات کو ہمارے خلاف ابھارا جا رہا ہے اس مقصد کے لئے وہ کونسا دقیقہ ہے جو دشمن نے اٹھا رکھا ہو۔ جھوٹ افترا۔ استہزا۔ بہتان طرازی۔ الزام تراشی دشنام دہی۔ فتنہ انگیزی۔ غرض وہ کونسا حربہ ہے جو باطل کے شایان شان ہو اور دشمن نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا ہو۔

مگر ایک احمدی یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود کہ اس کے لئے حالات کس قدر نازک ہیں ایک لمحہ کے لئے بھی سراسیمہ اور پریشان نہیں ہوتا۔ اسے قادر و توانا خدا کی نصرت پر بھروسہ ہے۔ اور اس کا ایمان ہے کہ احمدیت جن روحانی حربوں کے ساتھ مخالفت کا مقابلہ کر کے آج تک کامیاب رہی ہے۔ انہیں کے ساتھ آج بھی کامیاب ہو گی۔ انشاء اللہ۔ یہی وہ روحانی ہتھیار ہیں جو آج سے چودہ سو سال قبل باطل کے مقابلے میں حق کے پاس تھے۔ نہیں بلکہ جو ابتدائے آفرینش سے ہی حق کے پاس ہیں وہ انہیں کے ساتھ باطل پر ہمیشہ غالب رہا ہے اور اب بھی غالب رہے گا۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي

قادر و توانا خدا کی لوح فطرت پر لکھی ہوئی تحریر آج بھی اسی طرح روشن ہے جس طرح روز ازل کو تھی۔ کون ہے جو اس تحریر کو مٹا سکے۔ احمدیت خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ ہے اس کی بنیاد اس کے فرستادہ نے رکھی ہے۔ یہ غالب ہو کر رہے گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اے تمام لوگو سن رکھو کہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلائے گا۔ اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر اس کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہو گا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائیگا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہانتک کہ قیامت آ جائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

پس ہر دن جو آتا ہے ہمارے لئے نئی فتح کا پیغام لا کر ہمارے ازدیاد ایمان کا باعث ہوتا ہے اور ہمارے دشمنوں کی ناکامیوں میں اضافہ کر کے ان کے لئے تازیانہ عبرت۔

کیا کوئی سعید روح ہے جو ان حقائق پر غور کرے؟

مالی تحریک جدید کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہیئے؟

فرمایا:۔

(۱) "چاہیئے یہ تھا کہ گروپ بنائے جاتے اور خدام کو اس کام پر لگا کر تمام لسٹیں بنائی جاتیں اور کہا جاتا کہ تمہارا اس سال کا اتنا وعدہ تھا۔ نو ماہ تم نے سستی سے کام لیا ہے اب اسے ادا کر دو ورنہ وقت ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اسی طرح جن لوگوں نے وعدہ نہیں کیا ان سے وعدہ لیتے اور جلد وصولی کا انتظام کرتے۔ تا روپیہ آتا اور مشکل دور ہوتی۔"

(۲) "چاہیئے یہ تھا کہ جماعت کے دوستوں کو بلا کر ان سے پوچھا جاتا۔ کہ وعدے کب ادا کریں گے؟ دس دن کے بعد ادا کریں گے یا پندرہ دن کے بعد ادا کریں گے۔ اگر وہ کہتے کہ ہمیں تکلیف ہے۔ تو انہیں کہا جاتا کہ تم نے یہ مشکل خود اپنے لئے پیدا کی ہے۔ اگر پہلے سے اس طرف توجہ کرتے تو یہ مشکل پیدا نہ ہوتی۔"

(۳) "اگر تم تکلیف میں پڑ گئے ہو تو اس سے سزا تمہیں بھگتنی پڑے گی اگر ایسا کیا جاتا تو لازمی بات تھی کہ اس کا نتیجہ فوراً نکلتا۔ جن لوگوں نے سستی اور غفلت کی وجہ سے ابھی تک وعدے ادا نہیں کئے انہیں کہا جائے کہ اگر تم اب وعدہ ادا نہیں کرو گے تو کب ادا کرو گے؟ اگر تم نے وعدہ نہیں کیا یا اس کی ادائیگی میں سستی کی ہے تو اس سے جماعت کو کیا؟ خواہ تم فاقہ کرو تکلیف برداشت کرو اس وعدہ کو ادا کرو۔ جن کے پاس رقوم ہیں وہ ابھی ادا کر دیں۔ اور جن کے پاس اب گنجائش نہیں وہ وعدہ کریں کہ جلد سے جلد کس دن ادا کر دیں گے۔"

(۴) "تحریک جدید کی پانچ ہزاری فوج کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ طریق عمل ہے۔ اب بھی اس طریق کو جماعتوں کے کارکن اور ذی اثر احباب اختیار کریں تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب ہوں گے۔

(۵) یہ بات وعدہ ادا کرنے والے احباب اور عہدہ دار اور سلسلہ کا دل میں درد رکھنے والے احباب نوٹ کریں۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان خطبوں کی تعمیل میں جن جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کا چندہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۱ء تک مرکز ربوہ میں سو فیصدی آ جائے گا ان جماعتوں کے نام معہ ان کے کارکنوں کے دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ ابھی اس میں کافی وقت ہے۔ آپ آج سے ہی اس ارشاد پر عمل کریں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

قومی بچت کی تحریک میں حصہ لینا ایک اہم ملکی خدمت ہے

آنریبل صوفی عبدالحمید خاں صاحب — وزیر زراعت پنجاب و صدر صوبہ مسلم لیگ نے قومی بچت کے پروگرام کے سلسلے میں لاہور ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

پنجاب میں ۱۷ ستمبر سے بچت کے دو ہفتے شروع ہیں۔ یہ دو ہفتے منانے کی غرض یہ ہے کہ عوام کو بچت کی اہمیت سے اچھی طرح آگاہ کر دیا جائے۔ اس سال یہ دو ہفتے اس وقت منائے جا رہے ہیں۔ جب ملک کو بچت کی انتہائی ضرورت ہے۔

کفایت شعاری ایک اچھی عادت ہے۔ اگر ذرا توجہ کی جائے۔ تو یہ عادت ایک اہم قومی خدمت بن سکتی ہے روپے کی آپ کو بھی ضرورت ہوتی ہے اور ملک کو بھی۔ آپ کو اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے، ان کے شادی بیاہ کے لئے مکان بنانے کے لئے یا کسی اور ضرورت کے لئے روپیہ چاہیئے۔ ان اغراض کے لئے آپ اپنے روزمرہ کے اخراجات کم کر کے روپیہ بچاتے ہیں۔

دوسری طرف حکومت کو تعمیری کاموں کے لئے روپیہ چاہیئے۔ تعلیم اور صحت کی سکیموں سڑکوں اور نہروں کی تعمیر اور دوسرے رفاہی کاموں کے لئے بے اندازہ روپیہ چاہیئے۔ ان کاموں کے علاوہ اس وقت حکومت پر ایک بہت بڑی ذمہ واری عاید ہوتی ہے اور وہ ہے ملکی دفاع اس اہم ضرورت کے لئے بھی روپیہ چاہیئے۔ حکومت اور عوام کی ان ضروریات کے حل کے لئے قومی بچت کی سکیم عرصہ سے جاری ہے۔ اس سکیم کے ماتحت آپ اپنی پس انداز کی ہوئی رقم حکومت کو بطور قرض دیتے ہیں۔ یہ روپیہ محفوظ رہتا ہے اور مقررہ مدت کے بعد منافع سمیت واپس مل جاتا ہے۔

جب آپ کو اپنے کاموں کے لئے روپیہ درکار ہوتا ہے۔ تو آپ اسے واپس لے سکتے ہیں اور اس دوران میں اس روپے سے ملکی تعمیر اور دفاع کے کام سرانجام پاتے ہیں۔ روپیہ کا یہ چکر یونہی جاری رہتا ہے۔ پچھلا روپیہ واپس ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ نئی رقوم حکومت کو ملتی رہتی ہیں۔ جنہیں وہ اطمینان سے بڑے بڑے تعمیری کاموں میں صرف کر سکتی ہے اس سکیم کے تحت آپ کی جمع کردہ رقم بارہ برس کے بعد ڈیڑھ گنا ہو جاتی ہے۔ آج اگر آپ دو سو روپے کے سیونگ سرٹیفکیٹ خریدیں تو بارہ برس کے بعد آپ کو تین سو روپے واپس ملیں گے۔ دو سو اصل اور سو منافع۔ سیونگ سرٹیفکیٹ پانچ روپے سے لے کر پانچ ہزار روپے تک کی مالیت کے خریدے جا سکتے ہیں۔ پانچ روپے سے کم رقم کے لئے سیونگ ٹکٹ مل سکتے ہیں۔ اگر آپ چار آنے بھی بچائیں تو اس سے سیونگ ٹکٹ لیا جا سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ بارہ سال کے بعد بھی اپنے سرٹیفکیٹوں کی رقم حاصل کریں۔ پانچ روپے کے سرٹیفکیٹ ضرورت پڑنے پر ایک سال کے بعد بھی بھنائے جا سکتے ہیں۔ باقی سرٹیفکیٹوں کے لئے یہ مدت ڈیڑھ سال مقرر ہے۔ سیونگ سرٹیفکیٹ آپ کسی قریبی ڈاکخانے سے خرید سکتے ہیں۔ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹوں کی مدت چھ سال ہے۔ ضرورت کے وقت یہ ایک سال کے بعد کیش کرائے جا سکتے ہیں۔

میں عوام سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ موجودہ غیر معمولی حالات میں وہ بچت کی اہمیت کو پہچانیں اور اپنے غیر ضروری اخراجات کو کم کریں، غور کیجئے ہم لوگ کتنا روپیہ فضول کھیل تماشوں میں صرف کر دیتے ہیں۔ اگر یہ روپیہ بچایا جائے اور پھر ملک کے دفاع اور تعمیر و ترقی میں لگایا جائے تو اس سے بڑھ کر ملک اور قوم کی خدمت اور کیا ہوگی؟ عورتیں اگر چاہیں تو گھروں میں بہت بچت کر سکتی ہیں۔ بچے اپنے جیب خرچ سے پیسے بچا سکتے ہیں۔ اور اسی طرح قومی بچت کی تحریک کو فروغ حاصل ہو سکتا ہے یہ ایک اہم ملکی خدمت ہے۔ مجھے امید ہے کہ بچت کے ان دو ہفتوں میں جو ۱۷ ستمبر سے شروع ہیں۔ پنجاب کا ہر فرد، بشر بچت کی اس مہم میں حصہ لیگا اور زیادہ سے زیادہ رقم کے سیونگ سرٹیفکیٹ خرید کر اپنا فرض ادا کرے گا۔

تحریک جدید کے چندہ کی جماعت کراچی کی قابل قدر رپورٹ

جماعت کراچی کے جنرل سیکرٹری مال میاں عبدالحق صاحب رامہ اطلاع دیتے ہیں کہ:-

(۱) جماعت کراچی نے بجائے ایک دن یوم تحریک جدید منانے کے پورا ہفتہ اس کام کے لئے وقف کیا۔ یکم ستمبر سے ۷ ستمبر تک حلقوں نے اپنے اپنے علیحدہ علیحدہ جلسے کئے۔ بعض حلقوں نے اس ہفتہ کے دوران میں دو دو جلسے بھی کئے۔ اور سارا ہفتہ وصولی کے لئے کوشش کی۔

(۲) حلقوں کی اپنی جدوجہد کے علاوہ ذی اثر احباب کے آٹھ وفد بنائے گئے تھے۔ جن میں تین تین دوست شامل تھے ان کے ذمہ تحریک جدید کے چندہ کی وصولی اور نئے دوست شامل کرنے کا کام تھا۔ تمام وفود نے نہایت جانفشانی اور محنت سے کام کیا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۳) جماعت میں کمانے والے احباب کی تعداد آٹھ اور نو سو کے درمیان ہے۔ یوم تحریک جدید سے قبل نصف سے زائد یعنی ۴۷۵ احباب تحریک جدید میں شامل تھے۔ اس میں وہ شامل نہیں۔ جو پہلے سالوں میں تو شامل تھے بعد میں گر گئے۔ اور سال رواں کے لئے انہوں نے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا۔ نہ ہی وہ بچے اور عورتیں اس تعداد میں شامل ہیں، جو اگرچہ تحریک جدید میں شامل ہیں، لیکن خود نہیں کماتے۔

(۴) اندازہ یہ ہے کہ چالیس سے اوپر نئے احباب شامل ہوئے۔ صحیح اندازہ رپورٹ آنے پر ہوگا۔

(۵) وصولی چندہ تحریک جدید کے متعلق اندازہ ہے کہ ہفتہ تحریک جدید میں چار اور پانچ ہزار کے قریب روپیہ نقد وصول ہوا۔ مبلغ ۳۰۶۰/۱ تو ارسال کر دیا گیا ہے۔ (یہ رقم داخل ہو چکی ہے) اور پندرہ سو کے قریب عنقریب ارسال کئے جائیں گے۔

(۶) خاکسار کا اندازہ ہے کہ ۵۰ اور ۶۰ فی صدی کے درمیان احباب نے اپنے وعدے مکمل ادا کر دیئے۔ رقم کے لحاظ سے ستر فی صدی سے اوپر ہو چکی ہے۔ بقایا دار قوم کے متعلق اکثر احباب نے وعدہ کیا ہے کہ ماہ اکتوبر میں ادا کر دیں گے ——— بہرحال اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہفتہ تحریک جدید میں کافی تسلی بخش کام ہوا ہے کیا بہ لحاظ وصولی نقد اور کیا بہ لحاظ نئے احباب کے شامل کرنے کے۔ نئے شامل ہونے والے احباب میں سے بہت دوستوں نے وعدے ادا بھی کر دیئے ہیں۔ عملی قدم کم از کم پانچ ہزار روپیہ ہے۔ جو اس ماہ کے اندر انشاء اللہ تعالےٰ آپ کو وصول ہو جائے گا۔

(۷) آپ کی چٹھی سے معلوم ہوتا ہے کہ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اور اسوجہ سے مرکز والوں کو بہت پریشانی ہے میں آپ کو جماعت ہذا کی طرف سے یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا دکھ ہمارا دکھ ہے۔ اور آپ کی تکلیف آپ ہی کی نہیں۔ بلکہ اس میں ہم بھی حصہ دار ہیں۔ آپ کی اس چٹھی کے بعد مزید کوشش پورے زور سے جاری رکھی جائیگی اور جو تھوڑے سے بہت بقائے رہ گئے ہیں۔ انہیں جلد از جلد وصول کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ

(۸) حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات جو آپ نے الگ چھپوائے ہیں۔ ان کی چار سو کاپیاں مجھے بھجوا دیں۔ جو نہ صرف بقایا داران کو دی جائیں گی۔ بلکہ ان احباب کو بھی دی جائیں گی۔ جو دفتر اول میں شامل تھے۔ لیکن گر گئے یا جو ابھی تک شامل نہیں ہوئے۔

(۹) مکرم رامہ صاحب نے اپنے سولہ محنت اور توجہ سے کام کرنے والے احباب کی فہرست دی ہے۔ میں نے ان کی اس رپورٹ اور خاص کوشش سے کام کرنے والے احباب کے نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کر کے دعا کی درخواست کی ہے۔

امیر جماعت کراچی۔ رامہ صاحب سیکرٹری مال۔ اپنے وعدے ادا کرنے والے احباب کرام کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ پاکستان۔ ہندوستان اور بیرونی ممالک کی جماعتوں کو چاہیئے کہ کراچی کی جماعت کی طرح عملی قدم اٹھائیں۔ آج تحریک جدید کو اس کی اشد ضرورت ہے۔ اور جن جماعتوں کا چندہ ۳۱ اکتوبر تک سو فی صدی پورا ہو جائے گا۔ ان کے نام حضور کی خدمت میں پیش کر کے اخبار میں شائع کرنے کی بھی کوشش کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(وکیل المال تحریک جدید)

مکتبہ تحریک جدید مرکزیہ

۱۔ بک ڈپو تحریک جدید کا نام آئندہ مکتبہ تحریک جدید مرکزیہ ہوگا۔ احباب نوٹ فرمالیں

۲۔ "ہمارا خدا" جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف ہے اس کی قیمت عہ/ ہے۔ غلطی سے عمہ شائع ہو گئی ہے۔

۳۔ تفسیر کبیر پارہ عم حصہ اول کے جو دس نسخے ملے تھے وہ ختم ہو چکے ہیں۔ اسی طرح سورہ یونس تا کہف کا کوئی نسخہ مکتبہ میں قابل فروخت نہیں۔

۴۔ مکتبہ تحریک جدید کی مندرجہ ذیل مطبوعات قابل فروخت موجود ہیں۔

۱۔ تفسیر کبیر پارہ اول نو رکوع ۵—۸—۰

۲۔ " " پارہ عم حصہ سوم ۶—۸—۰

۳۔ " " سورہ کہف ۱—۸—۰

۴۔ اسلام اور ملکیت زمین ۲—۸—۰

(ناظم مکتبہ تحریک جدید مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر سے خط و کتابت کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہوگی

موصی اصحاب توجہ فرمائیں

(۱۴)

نام موصی	کوپن نمبر و تاریخ	رقوم
شیخ محمد معین سلطانپور لاہور	۳۱۸۰ / ۱۵-۴-۵۱	۳۷/۶/-
میاں محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ چھاؤنی	۳۰۰۵ / ۱۶-۴-۵۱	۳/۸/-
عبدالرحمٰن سیکرٹری موسے والی سیالکوٹ	۵۹۰۰ / ۱۹-۴-۵۱	۲۵/-/-
علی اکبر خانصاحب بنگال	۲۹۷۵ / ۱۹-۴-۵۱	۱۰/۱۲/-
احمد خانصاحب جیسور "	"	۳/۲/-
برکت علی صاحب منڈیکے گھرپا سیالکوٹ	۵۹۲۸ / ۲۰-۴-۵۱	۳۰/-/-
چوہدری ہدایت اللہ کھڈیارکنڈ	۵۹۳۵ / ۲۰-۴-۵۱	-/۴/-
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ " "	"	"
محمد الدین صاحب " "	"	۶/-/-
برکت بی بی صاحبہ " "	"	-/۸/-
امۃ الحبیب مسترت گورنمنٹ گرلز سکول پسرور ضلع سیالکوٹ	۵۹۳۷ / ۲۰-۴-۵۱	۱۶/-/-
عبداللطیف صاحب گھونکی سیالکوٹ	۵۷۵۵ / ۲۰-۴-۵۱	۶/-/-
ملک محمد الدین کراچی	۵۹۴۷ / ۲۱-۴-۵۱	۱۸/۸/-
محمد عبداللہ ڈرائیور "	"	۹/۲/-
عبدالحمید مرزا پشاور	۵۹۵۱ / ۲۲-۴-۵۱	۶/-/-
محمد علی سیکرٹری مال ڈیرہ غازیخاں	۵۷۸۹ / ۲۲-۴-۵۱	۷۷/۲/-
نصیر احمد صاحب سکھر سندھ	۵۵۱۸ / ۲۲-۴-۵۱	۲۰/-/-
قریشی محمد سعید اجنالہ بھگیا سرگودھا	۵۹۷۳ / ۲۴-۴-۵۱	۸/-/-
مولوی عبدالرزاق صاحب ملتان	۶۰۰۰ / ۲۶-۴-۵۱	۲۰/-/-
صوفی عبدالقدیر صاحب ڈی-آئی کالج لاہور	۳۰۳۶ / ۲۶-۴-۵۱	۱/۸/-
چوہدری صلاح الدین نورنگر سندھ	۶۰۴۶ / ۲۸-۴-۵۱	۲/۸/-
محمد اسمٰعیل سیکرٹری مال لیہ		۹۲/۴/-
مکان نمبر ۲۵ مظفرگڑھ	۶۰۶۲ / ۲۸-۴-۵۱	۳/۱۲/- جائداد
عبداللہ خانصاحب " " "	۶۰۷۴ / ۲۸-۴-۵۱	۱۸/-/-
زینب بی بی گکھیانہ	۶۰۸۲ / ۲۸-۴-۵۱	۱/۸/-
سلامت بی بی صاحبہ "	"	۵/-/-
نواب خاں صاحب چپڑاسی کوئٹہ	۷۰۰۲ / ۲۹-۴-۵۱	۶/-/-
شیخ محمد افضل صاحب کراچی	۶۱۳۸ / ۳۰-۴-۵۱	۵/-/-
ماسٹر عبدالحکیم صاحب حلقہ گنج لاہور	۶۱۲۹ / ۳۰-۴-۵۱	۱۱/-/-
اہلیہ صاحبہ شیخ نور احمد صاحب "	"	۱/-/-
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد شریف صاحب "	"	۱/-/-
نور حسن صاحب گوٹھ نور پور	۶۱۲۶ / ۳۰-۴-۵۱	۹۶/-/-
پیر عبدالرحمٰن صاحب چک ۱۱/۶ منٹگمری	۷۰۵۵ / ۳۰-۴-۵۱	۵۰/-/-
نواب خان صاحب چپڑاسی کوئٹہ	۵۸۲۶ / ۳۰-۴-۵۱	۶/-/-
ڈاکٹر سراج الحق صاحب کوئٹہ	۵۸۲۶ / ۳۰-۴-۵۱	۳۵۰/-/-
مرزا محمد حسین صاحب دعوۃ و تبلیغ	۳۰۰۹ / ۳۰-۴-۵۱	۶/۱۱/-

تقرر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملکوال ضلع گجرات

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ملکوال ضلع گجرات میں از سر نو تنظیم کر کے مکرم مرزا اللہ دتہ صاحب شیڈ مین لوکو شیڈ ملکوال کو سیکرٹری مال مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ احباب جماعت مقیم ملکوال کو چاہیئے۔ کہ اپنی آمد کے مطابق ماہ بماہ چندہ مرزا صاحب موصوف کو ادا کر کے رسید حاصل کر لیا کریں۔ اگر کسی احمدی دوست کو ملکوال یا مضافات کے کسی احمدی دوست کا علم ہو۔ تو انہیں چاہیئے۔ کہ مکرم مرزا صاحب موصوف کو اس کی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ وہ ایسے دوستوں سے چندہ کی وصولی کی سعی کر سکیں۔

(ناظر بیت المال)

قابل توجہ موصی صاحبان

بعض موصی صاحبان اپنی تبدیلی مقام کی اطلاع نہیں دیتے۔ جس سے دفتر کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ دفتر سے خط جاتا ہے۔ وہ واپس ہو جاتا ہے دوسری جگہ کا دفتر کو پتہ نہیں ہوتا۔ ہر شخص کا پتہ معلوم کرنے کے لئے اخبار میں اعلان کیا جائے۔ تو یہ اخبار پر زیادہ بار ہوگا۔ اس لئے ہر موصی کو اپنی تبدیلی مقام سے جلد سے جلد دفتر ہذا کو اطلاع دینی چاہیئے۔ تاکہ خط و کتابت میں روپیہ کا ضیاع بھی نہ ہو۔ خصوصاً آج کل فوجی ملازم جگہ بجگہ جلدی جلدی بدلتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی اپنے پتہ سے جلد اطلاع دفتر ہذا کو دیا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تقرر امیر جماعت احمدیہ نوزنگ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب سائنس ماسٹر ساکن نصیرہ کو جماعت احمدیہ نوزنگ ضلع گجرات کا امیر مقرر فرمایا ہے۔ یہ تقرر ۳۰-۴-۵۳ تک کے لئے ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

معافی

مولوی غلام محی الدین صاحب ولد مولوی معین الدین صاحب بگٹ گنج مردان کو بوجہ عدم تعمیل فیصلہ دار القضاء اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی گئی تھی۔ چونکہ اب مولوی صاحب مذکور نے فیصلہ قضاء کی تعمیل کر دی ہے اس لئے انہیں بمنظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معاف کیا جاتا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

اخراج از جماعت و مقاطعہ

چوہدری پیر محمد یوسف صاحب ٹھیکیدار بھٹہ قادیان حال کوٹ رکن دین قصور نے ایک قضائی فیصلہ کی تعمیل نہیں کی اس لئے انہیں بمنظوری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اخراج از جماعت و مقاطعہ کی سزا دی جاتی ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (نائب ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اکتوبر ۱۹۵۱ء میں!

قیمت اخبار جن احباب کی ختم ہو رہی ہے۔ اُن کی فہرست شائع ہو چکی ہے۔ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ وی پی کا انتظار نہ کریں۔ ڈاکخانہ سے وی پی کی رقم وصول ہونے میں کئی کئی سال بھی لگ جاتے ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ قیمت اخبار منی آرڈر کے ذریعہ بھجوا دیں۔ اس میں فائدہ ہے۔ (منیجر)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیا کریں

ہندوستان اور برما کو کمیونسٹ حملہ کا خطرہ

لندن ۲۶ دسمبر۔ ملایا کے دہشت پسندوں کو چین کی خفیہ کمک سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنوب مشرقی ایشیاء کو براہ راست چینی فوجی حملہ کا خطرہ ہے۔ یہ کارروائیاں کوریا کی جنگ کو پھیلنے سے روکنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔

ڈیلی "ٹیلیگراف" کا نامہ نگار مقیم سنگاپور رقمطراز ہے کہ برما کو کمیونسٹ یلغار کا سب سے زیادہ خطرہ ہے اس نے لکھا ہے کہ یہ قیاس آرائی محض خوش فہمی پر منحصر ہے کہ کمیونسٹ ہندوستان کے تحفظ کو دھمکی دینے والے اقدامات سے ہچکچائیں گے۔ تبت کی مثال اس کا ثبوت ہے ــــ فوجی افسروں کی رائے ہے کہ جلد ہی اس علاقے کی طاقت اس قابل ہو جائے گی کہ شمال کی طرف سے بڑے سے بڑے حملے کا مقابلہ کر سکے۔ (سٹار)

طیاروں کے ذریعے سفر کرنیوالوں میں اضافہ

لندن ۲۶ ستمبر۔ شہری ہوابازی کی وزارت کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ برطانوی طیاروں کے مسافر اور وزن پہنچانے میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ بی۔او۔اے۔سی نے ایک مہینہ میں تقریباً ساڑھے چھ کروڑ میل پرواز کر کے اپنا پچھلا ریکارڈ توڑ دیا ہے برطانوی جہاز راں کمپنیوں کی تجارت میں سب سے زیادہ اضافہ بین الاقوامی ٹریفک میں ہوا ہے۔ جو سال میں مسافروں کے دو کروڑ ۸۰ لاکھ میل سے بڑھ کر ۸ کروڑ ۹۰ لاکھ میل ہو گئے ہیں۔ مئی میں اس کمپنی کے باربرداری کے اعداد میں ۳۲ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے اور آسائشی پروازیں ۹ لاکھ میل کا اضافہ ہوا ہے (سٹار)

سوویٹ اور جنگی اہمیت والے جزیرے

لندن ۲۶ ستمبر۔ اخبارات کا نامہ نگار ماسکو سے ایک پیغام بھیجتے ہوئے لکھتا ہے "جزائر کیوریلز پر نگاہ رکھو۔"

وہ رقمطراز ہے۔ جنگلوں سے بھرا ہوا جاپان کے شمالی سرے سے خلیج کم چٹکا تک پھیلے ہوئے جزائر کا یہ سلسلہ دوران جنگ کے معاہدہ یالٹا کے تحت سوویٹ یونین کا جزو بن گیا تھا۔ اب ایک خاص منصوبہ کے تحت سوویٹ یونین کے تمام حصوں سے روسیوں کو لا کر ان جزیروں میں آباد کیا جا رہا ہے۔ یہ جزائر جاپان اور امریکی مقبوضہ الیوشن کے درمیان واقع ہیں (سٹار)

سکولوں میں ٹیلی ویژن لگانے کا تجربہ

لندن ۲۶ ستمبر۔ برطانیہ کے سکولوں میں تجربہ کے طور پر ٹیلی ویژن سے تعلیمی پروگرام نشر کرنے کے حتمی انتظامات ہو چکے ہیں۔ اگلے موسم سرما میں لندن کے ٹیلی ویژن ٹرانسمیٹر کے آٹھ میل اردگرد کے چھ منتخب شدہ سکولوں میں پروگرام دکھائے جائیں گے۔ اور عام پروگراموں سے علیحدہ ویولینتھ استعمال کی جائے گی۔ بی۔بی۔سی کی طرف سے سکولوں کو ضروری سامان دیا جا رہا ہے۔ چار گھنٹوں کے لئے روزانہ نصف نصف گھنٹے کے پروگرام نشر ہوں گے۔ جو سائنس، سفر، آرٹ اور حالات حاضرہ کے مضامین پر مشتمل ہوں گے۔ (سٹار)

پریس سنسرشپ کے خلاف احتجاج

ٹوکیو ۲۶ ستمبر۔ جاپانی اخبارات اٹارنی جنرل ماکیو روہاشی کی اس تحریک کی زبردست مخالفت کر رہے ہیں کہ جاپان میں پریس سنسرشپ پھر جاری کر دی جائے۔ روہاشی نے اعلان کیا تھا کہ وہ اخبارات پر کنٹرول رکھنے کے لئے قانون پاس کرائیں گے۔

تاکہ مفاد عامہ اور جمہوری پالیسی کی ترویج کے خلاف مضامین پر قابو رکھا جا سکے۔ جاپانی ایڈیٹروں اور پبلشرز ایسوسی ایشن نے ملکی دستور کی اس ضمانت کا حوالہ دیا کہ کوئی سنسر اخبارات پر نہیں لگایا جائے گا۔ اور کہا کہ اٹارنی جنرل کی تجویز غیر دستوری ہے (اسٹار)

دنیا کے مختلف حصوں میں تیل کی تلاش

لندن ۲۶ ستمبر۔ اینگلو ایرانی آئل کمپنی اپنے طور پر اور دوسری کمپنیوں سے مل کر چار مختلف ممالک میں تیل تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں مشرق بعید کے علاقوں میں تحقیقات کی جا رہی ہے پاکستان اور بھارت کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ پاپو اور نیو گنی میں جیولاجیکل سروے کے علاوہ کنوؤں کی کھدائی بھی کی جا رہی ہے۔ اب تک اس تحقیق پر ۲۰ لاکھ پونڈ سے زیادہ خرچ آ چکا ہے۔ برصغیر کے مغرب میں کویت خلیج فارس کے اندر دنیا کی سب سے بڑی آئل فیلڈ یونٹ ہے۔ یہاں اس وقت اتنا ہی خام تیل نکالا جا رہا ہے۔ جتنا ایران میں کام بند ہونے سے پہلے

افریقہ کے بعض حصوں میں بھی تیل تلاش کیا جا رہا ہے۔ عنقریب نائیجیریا میں ایک عمیق کنواں بھی کھودا جائے گا۔ کینیا اور ٹانگانیکا میں دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔ نہر سویز کے دونوں جانب تیل کے ذخیرے موجود ہیں۔ اینگلو ایرانی آئل کمپنی کے پاس برطانیہ کے کنوئیں بھی ہیں، لیکن یہ بہت چھوٹے ہیں دوران جنگ میں یہاں ۱۲۰،۰۰۰ ٹن تیل کی پیداوار ہونے لگی تھی۔ لیکن اب صرف سالانہ ۵۰۰۰۰ ٹن تیل نکلتا ہے۔

لنکا شائر کے ساحل پر زیادہ گہرے چشموں کی تلاش کی جا رہی ہے۔ ۳۵۰۰ فٹ گہرے آزمائشی کنوئیں بھی کھودے جا رہے ہیں۔ سسلی میں ابتدائی سروے کیا جا رہا ہے۔ (اسٹار)

پاکستان ایران سے اسّی ہزار ٹن تیل خریدے گا

کراچی ۲۶ ستمبر۔ ایرانی سفارت خانے نے اطلاعات کی تصدیق کی ہے کہ پاکستان ایران سے ۸۰ ہزار ٹن تیل خریدنے کے لئے حکومت ایران سے گفت و شنید کر رہا ہے۔ ایرانی سفارت خانے کے ایک ترجمان نے سٹار کو بتایا ہے کہ ابھی معاہدہ مکمل طور پر طے نہیں ہوا۔ لیکن توقع ہے کہ جلد ہی سمجھوتہ ہو جائے گا۔

تیل بردار جہازوں کے حصول کا ذکر کرتے ہوئے ترجمان نے بتایا کہ ایسے جہاز دنیا میں صرف اینگلو ایرانین آئل کمپنی کے پاس ہی نہیں ہیں پاکستان آسانی کے ساتھ یونائیٹڈ یوگوسلاویہ اور امریکہ کے جہاز اس غرض کے لئے حاصل کر سکتا ہے۔ ایران میں اقتصادی زبوں حالی سے پیدا ہونے والے انقلاب کے متعلق ایک سوال کے جواب میں ترجمان نے بتایا کہ یہ محض ہمارے دشمنوں کی قیاس آرائی ہے۔ (اسٹار)

برطانوی انتخابات کے متعلق روس میں قیاس آرائی

ماسکو ۲۶ ستمبر۔ برطانیہ کے عام انتخابات سے متعلق پہلے روسی تبصرہ میں کمیونسٹ پارٹی کی کامیابی کے امکانات ظاہر نہیں کئے گئے

"پراودا" کے لنڈنی نامہ نگار نے لکھا ہے کہ صرف کمیونسٹ پارٹی ہی ایک ایسی جماعت ہے جو برطانوی کارکنوں کے بنیادی حقوق کی حفاظت کرتی ہے۔ موجودہ ایوان میں کوئی کمیونسٹ ممبر نہیں ہے۔ اور آئندہ انتخابات میں بھی کمیونسٹ پارٹی کی کامیابی کے امکانات بہت ہی کم ہیں۔ (اسٹار)

مزید ہندوستانی فوج مشرقی پاکستان کی سرحد پر

کراچی ۲۶ ستمبر۔ ڈھاکہ سے موصولہ اطلاعات مظہر ہیں کہ ہندوستان کا ایک پیرا ٹروپ بریگیڈ اور مزید بکتر بند گاڑیاں مشرقی پاکستان کی سرحد پر پہنچ گئی ہیں مزید معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ چند دنوں سے سینکڑوں فوجی تربیت یافتہ ہندو بعض بدل کر مشرقی پاکستان واپس آنے والوں کے ہمراہ مشرقی پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں۔ چنانچہ مشرقی پاکستان میں دلوں کے خشک ہونے پر ہندوستان کی طرف سے جارحانہ کارروائی کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ (آفاق)

غیر ملکی خطابات کو ممنوع قرار دینے کی تجویز

کراچی ۲۶ ستمبر۔ پاک دستور ساز اسمبلی کے مشرقی بنگال کے رکن مسٹر نور احمد نے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں "غیر ملکی خطابات کے مسودہ قانون" کے نام سے ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ جس کے ماتحت پاکستانی باشندوں کے لئے غیر ملکی خطابات اور اعزازات ممنوع قرار دیدیئے جائیں گے۔

بھارت مغربی پاکستان کو دریائے ستلج کے پانی سے محروم کرنا چاہتا ہے

لاہور ۲۵ ستمبر۔ "ڈان" کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ اگر بھارتی حکومت کی موجودہ اسکیم مکمل ہو گئی تو آئندہ سال کے موسم بہار تک پاک پنجاب اور ریاست بہاولپور میں دریائے ستلج کے پانی سے سیراب ہونے والا نو لاکھ ایکڑ کا زرعی علاقہ بالکل تباہ اور ویران ہو جائیگا۔

بھارتی حکومت نے مشرقی پنجاب میں پاکستانی سرحد سے ۲۶ میل کے فاصلہ پر ہری کے پتن کے مقام پر جہاں ستلج اور بیاس ملتے ہیں بند کی تعمیر کے کام کو بہت تیز کر دیا ہے۔ بھارتی حکومت کا ارادہ یہ ہے کہ بند کے پیچھے اس کے قریب جہاں سے دریا پاکستان کی سرحد میں سلیمان کی ہیڈ ورکس میں داخل ہوتا ہے۔ دریائے ستلج کے رخ کو جنوب کی طرف موڑ کر اس کے پانی کو راجستھانی علاقہ کی سیرابی کیلئے منتقل کر دیا جائے۔ سلیمان کی ہیڈ سے جو نہریں نکلتی ہیں وہ اضلاع منٹگمری ملتان۔ ضلع لاہور کے کچھ حصہ اور ریاست بہاولپور کے وسیع علاقوں کو سیراب کرتی ہیں۔ یہ سارا علاقہ پاکستان میں ستلج ویلی کے نام سے موسوم ہے۔ معتبر اطلاعات کی بنیاد پر اندازہ لگایا گیا ہے کہ بند کی تعمیر مارچ ۱۹۵۲ء تک مکمل ہو جائے گی۔